صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ۔

ترجمہ: اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ (بخاری، ص ۸۸، ج ۱)

آؤ نماز سیکھیں

مستند احادیث مبارکہ کے ذریعے

اور

مسنون و مجرب دعاؤں کے ساتھ

مُرتبہ

ناشِر

جامع مسجد اسلامیہ بطحہ ٹاؤن، بلاک N، نارتھ ناظم آباد، کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اپنے مال کو زکوۃ کے ذریعے پاکیزہ کرو اور
اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفاء بخشو
اور مصیبت اور آزمائش کو دعا کے ذریعے ٹال دو
(کنزالعمال ۵۶۰/۶)

صدقہ کی تعریف

صدقہ ایسے عطیہ کو کہتے ہیں جو کسی کے ذمہ واجب نہ ہو بلکہ
اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے احسان کے طور پر دیا جائے

آئیے ہم اپنی بیماریوں اور
پریشانیوں کا علاج صدقے کے ذریعے کریں

صدقہ جاریہ کے بہترین مصارف

جمعہ کے مسنون اعمال، خلاصہ مضامین قرآن کریم اور دیگر کتب کی نشر و اشاعت میں حصہ ملا کر کثیر تعداد میں لوگوں تک دینی علم کا پہنچانا

دارالافتاء اور لائبریری کیلئے کتب و دیگر اشیاء کی فراہمی

ایک بچے کے حفظ میں معاون بنیے
ماہانہ صرف =/1500

مدرسہ مفتاح العلوم کے ماہانہ اور تعمیری اخراجات میں حصہ ملا کر
ماہانہ خرچ: 300000
سالانہ خرچ: 3600000

مسجد کے ماہانہ اور تعمیری اخراجات میں حصہ ملا کر
ماہانہ خرچ: =/75000

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اپنی زکوۃ، صدقات، عطیات، صدقۃ الفطر اور روزوں کے فدیہ مدرسے میں جمع کروا کر خدمت قرآن میں حصہ ملائیں

جامع مسجد اسلامیہ بطحہ ٹاؤن
بلاک این نارتھ ناظم آباد کراچی
0333-2173256 0334-3595001

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي۔

ترجمہ: اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

(بخاری، ص ۸۸، ج ۱)

آؤ نماز سیکھیں

مستند احادیث مبارکہ کے ذریعے

اور

مسنون و مجرب دعاؤں کے ساتھ

مرتب

مفتی محمد ثناء الرحمٰن

مکتبہ دار الخلیل

مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد اسلامیہ، بطحہ ٹاؤن بلاک ''N'' نارتھ ناظم آباد، کراچی

0334-3595001-0333-2173256

نام کتاب : آؤ نماز سیکھیں

مرتب : محمد شناء الرحمٰن

سن طباعت : ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۲۰ء

تعداد : ۱۱۰۰

کمپوزنگ : فیصل احمد (0333-3166035)

پرنٹنگ : غزالی برادرز

ناشر : مکتبہ دار الخلیل

اہم گزارش

''آؤ نماز سیکھیں'' کی کمپوزنگ اور دورانِ طباعت حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ حدیث شریف اور دعاؤں کے لکھنے اور ان کے حوالے لکھنے میں غلطی واقع نہ ہو، پھر بھی قارئین میں سے کسی کو کوئی کمی محسوس ہو تو از راہِ کرم ادارے کو مطلع فرمائیں، ادارہ مشکور رہے گا۔

کتاب ملنے کا پتہ

مدرسہ مفتاح العلوم

جامع مسجد اسلامیہ، بطحہ ٹاؤن بلاک ''N'' نارتھ ناظم آباد، کراچی

0334-3595001-0333-2173256

فہرست

شیخی و مرشدی سعید الملّت حضرت اقدس مولانا **سعید احمد** صاحب دامت برکاتہم

☆ استاذ الحدیث معہد الخلیل الاسلامی، بہادر آباد، کراچی

☆ خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی صاحب رحمہ اللہ

نماز کی اسلام میں کیا اہمیت ہے، یہ ہر مسلمان جانتا ہے۔ مسلمان کی پوری زندگی اگر نماز والے طریقے پر آ جائے تو اس کی دنیا و آخرت دونوں ہی کامیاب ہو جاتی ہے اس کے لئے نماز کے سنت طریقے کے اہتمام پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں تاکہ ہم نماز کے وہ فوائد حاصل کر سکیں جو نماز سے مطلوب ہیں۔

نماز کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور بقول اللہ والوں کے ہر گناہ کا چھوڑنا مشکل اور دشوار طلب امر ہے لیکن نماز کا سنت کے طریقہ پر اہتمام انسان کو گناہوں سے دور کر دیتا ہے اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ ہماری نماز اس نہج پر آ جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ سنن و آداب کے ساتھ مع خشوع و خضوع کے نماز کا اہتمام کیا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب نماز کی ادائیگی کا طریقہ پورے طور پر معلوم ہو۔

اس سلسلہ میں یہ کتابچہ ایک بہترین کاوش ہے جو ہمارے ساتھی اور دوست مفتی محمد ثناء الرحمٰن صاحب خطیب و امام مسجد جامع مسجد اسلامیہ و مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم نے کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور مزید اخلاص عطا فرمائے اور ان کیلئے ذریعہ نجات بنائے اور لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نمازوں کو سنت کے مطابق ادا کرنے کی ہمت عطاء فرمائے۔ آمین ❁❁❁

سعید احمد

پیش لفظ

اشاعت اوّل ۱۴۲۵ھ

اسلام میں ایمان کے ذریعے داخل ہونے کے بعد سب سے اہم کام اور سب سے اہم ذمہ داری نماز کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''نماز دین کا ستون ہے۔''

(ترمذی، ص۸۹، ج۲، باب فی حرمة الصلوٰة)

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مرد مومن اور کافر و مشرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا ہی فرق ہے۔'' (ترمذی، ص۹۰، ج۲، باب ماجاء فی ترد الصلوٰة)

نماز کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث کے علاوہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو حالت جنگ میں جس وقت کے گھمسان کا ران پڑا ہوا ہو اور کفار کی طرف سے زبردست یلغار ہو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے نماز کو معاف نہیں فرمایا۔ چنانچہ حالت جنگ میں نماز پڑھنے کا حکم قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا۔

ترجمہ: پھر اگر تم کو خوف ہو تو کھڑے ہو یا سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ لیا کرو۔

(سورة البقرہ، آیت ۲۳۸، انوار البیان، ص ۴۴۸)

اور رسول اللہ ﷺ نے پورا طریقہ اس کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ابوداؤد صفحہ ۱۷۴ میں اس کی پوری تفصیل مذکور ہے۔ نماز کے بارے میں اتنی تاکید و اہمیت آجانے کے باوجود ہم نماز کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نماز نہیں پڑھتے اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو ایسی پڑھتے ہیں کہ ہمیں خود پتا ہوتا ہے کہ کیسی پڑھی اور نماز پڑھنے کے باوجود ہم برائی اور غلط کاموں میں مبتلا رہتے ہیں۔

حالانکہ قرآن کریم میں نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

''بلاشبہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔''

(العنکبوت، آیت ۴۵، انوار البیان، ص ۸۷، ج ۷)

تو پھر ہماری نماز بے حیائی اور برے کاموں سے کیوں نہیں روکتی؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم نماز کو سنت کے مطابق ادا نہیں کرتے، ہمیں نہیں معلوم ہوتا کہ ہم کونسی نماز پڑھ رہے ہیں، کونسی آیت اور سورت کی تلاوت ہو رہی ہے، ہماری آنکھیں، ہمارے ہاتھ اور ہمارا جسم سکون کی حالت میں ہیں؟ ہمارے پاؤں کا رُخ کس طرف ہے وغیرہ۔ حالانکہ قرآن کریم نے فلاح اور کامیابی ان لوگوں کے لئے رکھی ہے جو نماز میں دل لگاتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

''تحقیق فلاح پا گئے ایمان والے جو کہ اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔''

(سورۃ المومنون، آیت ۱، ۲، پارہ ۱۸)

چنانچہ جب ہم اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کریں گے تو کامیابی حاصل کر سکیں گے اور خشوع رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز کے سیکھنے سے حاصل ہوگا۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

(بخاری شریف، ص ۸۸، ج ۱، باب الاذان للمسافر)

پس ہم نے اس مختصر رسالے میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ نماز ذکر کیا ہے اور کیونکہ اس میں مقصود مسائل بیان کرنا نہیں، اس لئے ہم نے اس میں فرض، واجب، سنت، مستحب وغیرہ کی بحث نہیں کی بلکہ صرف طریقہ نماز ذکر کیا ہے اور کیونکہ یہ کتاب عوام الناس کے لئے لکھی ہے۔ اس لئے ہم نے ان کی تقویت القلوب کے لئے احادیث کو بھی بحوالہ ذکر کر دیا ہے تا کہ ان کو معلوم ہو سکے کہ وہ جو نماز ادا کر رہے ہیں یہ پورا کا پورا طریقہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے اور عوام کی آسانی کے لئے صرف ترجمہ ذکر کیا ہے تا کہ یہ رسالہ زیادہ طویل بھی نہ ہو کہ لوگ فرصت کے لمحات کی تلاش میں اس کو پڑھنا چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد شناء الرحمٰن

عرض مؤلف

اشاعت ثانی ۷ ۲/صفر ۱۴۴۲ھ بمطابق ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۰ء

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:۔

اِنَّ اَهَمَّ اَمْرِكُمْ عِنْدِی الصَّلَاةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ۔

تمہاری سب سے اہم چیز میرے نزدیک نماز ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس کی پابندی کی اس نے اپنا دین محفوظ کرلیا اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا وہ دوسری چیزوں کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔

(مؤطا امام مالك الرقم:۹،ص۵،باب وقوت الصلوٰۃ)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کی نماز جتنی اچھی ہوگی وہ برائیوں سے اتنا ہی بچنے والا ہوگا کیونکہ اس کو اس بات کی فکر ہوگی کہ میں نے اتنی محنت سے نماز پڑھی ہے فرائض وواجبات، سنن، مستحبات کا خیال رکھتے ہوئے اگر میں نے کوئی غلط کام کیا تو میری ساری محنت ضائع ہوجائے گی۔ نماز کا سرور اور نماز کا خشوع وخضوع سب ختم ہوجائے گا اس لطف اور مزے کو باقی رکھنے کیلئے وہ برائیوں سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

نماز کی برکت سے وہ اچھائیوں کی طرف قدم اٹھائے گا کیونکہ نماز اچھی ہوگی تو سارے کام ان شاء اللہ العزیز اچھے ہوجائیں گے۔ اور برائیوں سے دور رہنے کی کوشش کرے گا تو اس کی وجہ سے پریشانیاں دور ہوں گی چنانچہ جو لوگ پریشان رہتے ہیں کہ ہمارے کام پورے نہیں ہوتے، رزق میں برکت نہیں ہوتی صحت اکثر خراب رہتی ہے، طبعیت میں ہر وقت سستی سوار رہتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز پر توجہ دیں۔

آج سے کوئی سترہ، اٹھارہ سال پہلے راقم کو ایک کتابچہ نماز سے متعلق ترتیب دینے کی سعادت نصیب ہوئی تھی جس میں احادیث مبارکہ ذکر کر کے نماز کا طریقہ سکھلایا گیا تھا جس کا

نام شیخی ومرشدی سعید الملت حضرت اقدس مفتی سعید احمد صاحب مدظلہ نے ''آؤ نماز سیکھیں'' تجویز فرمایا تھا یہ رسالہ بندے کا سب سے پہلا شائع ہونے والا رسالہ تھا بعد میں اللہ رب العزت نے مختلف موضوعات پر کئی کتابچے تحریر کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ایک عرصے سے یہ خواہش تھی کہ اس کتاب '' آؤ نماز سیکھیں'' کو از سر نو ترتیب دے کر دوبارہ شائع کیا جائے شاید کے کسی کی نماز درست ہو جائے سنت کے مطابق ہو جائے اور اس میں ہمارا بھی حصہ شامل ہو جائے اس لئے اس دفعہ اس میں وضو کا سنت طریقہ بمع دعاؤں کے اور نماز کا سنت طریقہ بمع دعاؤں کے ذکر کیا گیا ہے کیونکہ جب وضو اور نماز میں دعاؤں کا اہتمام کیا جائے تو پھر توجہ بھٹکتی نہیں ادھر ادھر دماغ گھومتا نہیں اور آدمی کی سوچ کا محور نماز اور اس میں پڑھی جانے والی دعائیں ہو جاتی ہیں جس کی برکت سے اس کی نماز سکون اور اطمینان سے خشوع وخضوع کی کیفیت حاصل کرنے لگتی ہے۔اور نماز کیوں کہ ایک اہم عبادت ہے معراج المؤمن ہے اس لئے اس میں مانگی جانے والی دعائیں بھی قبولیت کا اعلی درجہ حاصل کر لیتی ہیں اور ساتھ ہی ہر رکن کے ساتھ اس کا فرض، واجب اور سنت ہونا بھی ذکر کر دیا ہے اور آخر میں نمبر وار فرائض و واجبات کو ذکر کر دیا ہے تا کہ ہمیں پتا ہو کہ نماز میں کون سا رکن فرض ہے کہ جس کے چھوٹنے سے نماز نہیں ہوتی اور کون سا واجب ہے کہ جس کے چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب ہو گا۔

بہر حال کچھ عرصے سے اللہ رب العزت نے محض اپنے فضل و کرم سے وضو اور نماز کو دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ ادا کرنے توفیق نصیب فرمائی تو دل چاہا کہ اس مزے میں آپ حضرات کو بھی شامل کر لیا جائے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو خشوع وخضوع کی کیفیت نصیب فرمائے اور اس کتابچے کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا مقام عطا فرمائے۔امین

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے مفتی یوسف علی صفدر صاحب کو جنھوں اس کتاب کے حوالے تلاش کرنے میں میری مدد فرمائی۔

محمد ثناء الرحمٰن

۲۷ رصفر المظفر ۱۴۴۲ھ/ ۱۵ راکتوبر ۲۰۲۰ بروز جمعرات

قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ۔

(سورۂ فرقان، آیت ۷۴)

اور جو دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی اور بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

نبی کریم سرورِ دوعالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوة۔

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(نسائی، ص ۹۳، ج ۲، کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

دعا ہے کہ اللہ رب العزت نماز کو باہتمام اور باجماعت اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کروا کر ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دیں اور اس نماز کی برکت سے ہم تمام مسلمانوں کے بچوں کو بھی نماز کا اہتمام کرنے والا، نیکیوں میں آگے بڑھنے والا اور اطاعت خداوندی اور پیرویِ سنت نبوی ﷺ میں زندگی گزارنے والا بنا کر ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیں۔ آمین

محمد ثناء الرحمٰن

وضو کا مسنون طریقہ اور دوران وضو پڑھی جانے والی دعائیں

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط (سورہ مائدہ آیت ۶)

اے ایمان والو! جب نماز کیلئے اٹھو تو اپنے چہرے، اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک (دھولیا کرو)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ دھویا اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا اس کے بعد سر کا مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا (اس طرح وضو کرنے کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بالکل میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز (دل کی پوری توجہ کے ساتھ) ایسی پڑھی جو حدیث نفس سے خالی رہی (یعنی ادھر ادھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(صحیح بخاری ص ۲۷، ج ۱، باب الوضوء ثلثا ثلثا، معارف الحدیث ۳/۶۸)

قرآن کریم کی اس آیت شریفہ میں وضو کے فرائض اور اس حدیث شریف میں وضو کی سنتیں بیان کر دی گئی ہیں بعض دوسری روایات میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں بھی تین تین دفعہ کا عمل ہی سنت بتلایا گیا ہے اس لئے دھونے والے اعضاء میں تین تین دفعہ دھونا ہی سنت ہے اور مسح والے اعضاء میں ایک دفعہ ہی مسح کرنا سنت ہے۔ وضو کی ترتیب فرائض، سنن اور مستحبات کے اعتبار سے مندرجہ ذیل ہیں۔

وضو کا طریقہ و دعائیں

(۱) نیت: (سنت)

نیت کرنا سنت ہے بغیر نیت کے وضو تو ہو جاتا ہے مگر نیت کرنے سے کہ مثلاً یوں نیت کرے ''میں نماز پڑھنے کیلئے وضو کرتا ہوں'' سے ہی وضو کا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔'' (بخاری، ص ۲، ج ۱، باب کیف کان بدؤ الوحی)

(۲) بسم اللہ سے ابتداء کرنا: (سنت)

* بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (طبرانی، معارف الحدیث ۳/۷۵)
* بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔

(کنز العمال، شمائل الکبری ۵/۱۵۹)

شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ و برتر کے نام سے اور اللہ کی تعریف دین اسلام پر

* اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ۔

(الحزب الاعظم، مناجات مقبول منزل یوم الاربعاء، شمائل الکبریٰ ۵/۱۵۹)

اللہ کے نام سے ! اے اللہ میں سوال کرتا ہوں آپ سے وضو کی تمامیت، نماز کی تمامیت، آپ کی خوشنودی کی تمامیت اور مغفرت تامہ کا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو وہ وضو اس کے پورے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو صرف اسکے اعضاء وضو کو ہی پاک کرتا ہے۔ (دار قطنی، معارف الحدیث ۳/۷۵)

اور ایک حدیث شریف کے مطابق بسم اللہ کی برکت سے جب تک اس کا وضو رہے گا فرشتے اس کے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (طبرانی، معارف الحدیث ۳/۷۵)

(۳) دایاں ہاتھ گٹوں تک دھونا اور انگلیوں میں خلال بھی کرنا: (سنت)

حدیث شریف میں ہے ''جب تم وضو کرو تو اپنے داہنے اعضاء سے ابتداء کیا کرو۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس باب النتعال، ص ۲/۵۷۱، معارف الحدیث ص ۷۶، ج سوم)

حدیث شریف میں ہے ''اور ہاتھ پاؤں دھوتے وقت ان کی انگلیوں میں خلال کیا کرو''

(ترمذی، ص ۸۴، ج ۱، باب فی تخلیل الاصابع، معارف الحدیث ص ۷۶، ج سوم)

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْیُمْنٰی وَالْبَرَكَةَ۔

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں برکت کا

(۴) بایاں ہاتھ گٹوں تک دھونا اور انگلیوں میں خلال کرنا: (سنت)

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَالْھَلَاكَةِ۔

اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں بدفالی اور ہلاکت سے۔

(۵) کلی کرنا: (سنت)

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادِتِكَ۔

اے اللہ! ہماری مدد فرما تلاوت قرآن پاک پر، اپنے ذکر، اور اپنے شکر پر، اور اچھی طرح اپنی عبادت کرنے پر۔

(۶) مسواک کرنا: (سنت)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ نماز جس کیلئے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بلا مسواک کے بغیر پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔''

(شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث ص ۶۳، ج سوم)

اس دوران یہ دعا پڑھنا بزرگوں سے منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ۔

اے اللہ! میرے منہ کو پاک فرمادیجئے، میرے دل کو منور فرمادیجئے اور میرے بدن کو پاک کر دیجئے اور میرے جسم پر جہنم کی آگ کو حرام فرمادیجئے۔

(۷) ناک میں پانی ڈالنا: (سنت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اور ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھا کے اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو الا یہ کہ تم روزے سے ہو۔ (ترمذی، ص۱/۱۴، باب ما جاء فی المضمضۃ والاستنشاق)

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا فرما اور جہنم کی بو سے پناہ عطا فرما۔

(۸) منہ دھونا: (فرض)

پیشانی کے بالوں سے لے کر تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ منہ دھونا ''فرض''۔ اور تین مرتبہ دھونا ''سنت'' ہے۔

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

اے اللہ! میرے چہرے کو روشن فرما جس دن بعض چہرے روشن اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے

(۹) داڑھی کا خلال کرنا: (سنت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب آپ وضو فرماتے تو ''ایک ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش مبارک کے اندرونی حصے میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال کرتے (یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس کے درمیان

سے نکالتے)اور فرماتے میرے رب نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے“

(ابو داؤد، ۱۹، ج۱، باب تخلیل اللحیہ، معارف الحدیث ۳/۷۷)

خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہتھیلی میں پانی لیکر ہاتھ کی انگلیوں کو گلے کی طرف سے کرے داڑھی کے بالوں کے اندر انگلیوں کو داخل کرتے ہوئے اوپر کی طرف لائے اور دائیں ہاتھ سے خلال کرے سنت یہ ہے کہ خلال میں ہاتھ کی ہتھیلی کا رخ باہر کی جانب اور اس کی پشت وضو کرنے والے کی طرف ہو۔ اس دوران یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

(شمائل الکبریٰ، ص ۱۶۸، ج ۵)

هٰكَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ

میرے رب نے مجھے اسی طرح حکم فرمایا ہے

(ابوداؤد، ص۱۹، ج۱، باب تخلیل اللحیہ، معارف الحدیث ۳/۷۷)

(۱۰) دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھونا: (فرض)

دایاں ہاتھ کہنی سمیت ایک دفعہ دھونا فرض ہے اور تین دفعہ دھونا سنت ہے۔

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

اے اللہ! مجھے میرا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیجئے اور میرا حساب آسان فرمادیجئے۔

(۱۱) بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھونا: (فرض)

بایاں ہاتھ کہنی سمیت ایک دفعہ دھونا فرض ہے اور تین دفعہ دھونا سنت ہے۔

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ۔

اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دیجئے اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے دیجئے۔

(۱۲) سر کا مسح: (فرض)

فرض (چوتھائی سر کا مسح کرنا) ، سنت (پورے سر کا مسح کرنا)

سنت طریقہ یہ ہے کہ پیشانی کی طرف سے مسح شروع کرے اور گردن کی طرف ہاتھوں کو لے جائے اور پھر واپس گردن سے پیشانی تک لے آئے۔

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔

اے اللہ! مجھے عرش کا سایہ عطا فرما جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱۳) کان کا مسح: (سنت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا اور ساتھ ہی دونوں کانوں کا بھی مسح فرمایا (اس طرح) کہ کانوں کے اندرونی حصہ کا تو انگوٹھوں کے برابر والی انگلیوں سے مسح فرمایا اور اوپر کے حصہ کا دونوں انگوٹھوں سے۔ (سنن النسائی، ص۲۹، ج۱، باب مسح الاذنین مع الراس)

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ
فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔

اے اللہ! مجھے بنا دیجئے ان لوگوں میں سے جو آپ کی سنتے ہیں
پس اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں۔

(۱۴) گردن کا مسح: (مستحب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ وضو کرتے تو گردن کا مسح کرتے اور کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو وضو کرے اور گردن کا مسح کرے اسے قیامت کے دن طوق نہیں پہنایا جائے گا۔'' (نیل الاوطار، شمائل الکبری ۵/۱۷۶)

ہاتھ کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔ اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! میری گردن کو آگ سے آزاد فرما دیجئے

(۱۵) دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا: (فرض)

فرض (ایک مرتبہ دھونا) ، سنت (تین دفعہ دھونا)۔

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَام۔

اے اللہ! میرے قدموں کو پل صراط پر ثابت قدمی نصیب فرما جس دن کہ بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

(۱۶) بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا: (فرض)

فرض (ایک مرتبہ دھونا) ، سنت (تین دفعہ دھونا)۔

اس دوران یہ دعا پڑھنا چاہئے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَ تِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْر۔

اے اللہ! میرے گناہوں کو مغفرت شدہ، محنت کو لائق شکر اور میری تجارت کو بے گھاٹے کے بنا دیجئے

(۱۷) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا: (سنت)

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں (یعنی ان کے درمیانی حصوں) کو ملتے تھے۔ (جامع ترمذی، ص ۸۴، ج ۱، باب فی تخلیل الاصابع)

پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ "سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی کی طرف سے الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے خلال شروع کرے اور ترتیب وار کرتے ہوئے الٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر مکمل کردے۔ (شمائل الکبریٰ، ص ۱۷۹، ج ۵)

(۱۸) دوران وضو مسنون دعا کرنا: (سنت)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔

اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے میرے گھر کو کشادہ فرما دیجئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما دیجئے

(اذکار نووی ۳۵،شمائل کبری ۵/۲۳۰ ، حصن حصین ۱۳۰،الدعا المسنون ۱۹۲)

یہ دعا دورانِ وضو اللہ سے مانگتے رہنا چاہئے۔

(۱۹) وضو کے بعد کی دعا: (سنت)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا دیجئے۔

(جامع ترمذی،ص۱۸، ج۱، باب مایقال بعد الوضوء، شمائل الکبری ۵/۲۹۹)

ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر پڑھے۔(شمائل الکبری ۵/۲۲۸)

(۲۰) وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا: (سنت)

ابوحیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا......اور اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے ہی آپ نے وضو کا بچا ہوا پانی لے کے پیا۔ اور پھر فرمایا کہ میرا دل چاہا کہ تمہیں دکھلاؤں کے رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی، ص۱/۱۷،باب فی وضوء النبی ﷺ کیف کان)

نوٹ: آج کل عموماً گھروں اور وضو خانوں میں نلکے لگے ہوتے ہیں لوٹوں کے ذریعے اب وضو کا رواج عام نہیں رہا کہ بچا ہوا پانی پیا جا سکے اس لئے اگر نلکے سے ہی تھوڑا سا پانی لے کر پی لیا جائے تو ان شاء اللہ اس سنت کا ثواب مل جائے گا۔

ضروری بات:

یہ جتنی دعائیں وضو کے دوران کی لکھی گئی ہیں ان میں سے اکثر دعائیں مستحب ہیں فرض یا سنت نہیں بعض روایات سے ثابت ہیں مگر ضعف کے ساتھ۔لیکن پھر بھی بہت سے بزرگوں نے ان دعاؤں کو اپنی کتابوں میں بھی ذکر کیا ہے اور اور بہت سے بزرگوں کا معمول بھی رہا ہے ۔کیونکہ ان دعاؤں کے پڑھنے سے وضو توجہ سے ہوتا ہے اور سنت وفرائض کی ادائیگی اہتمام کے ساتھ ہوجاتی ہے اور دعاؤں کی برکت سے وضو کی نورانیت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے جس کا تجربہ راقم کو خود سالہا سال کا ہے اس لئے ان دعاؤں کا اہتمام وضو کے دوران بھی کریں اور دوسرے مواقع پر بھی جب دعا مانگیں تو ان دعاؤں کو بھی مانگیں۔مگر وضو کے دوران ان دعاؤں کے مانگنے میں چند باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) اگر وضو بیت الخلاء (واش روم، باتھ روم) میں کر رہے ہوں تو ان دعاؤں کو زبان سے نہ پڑھیں۔

(۲) ان دعاؤں کے پڑھنے کی وجہ سے پانی زیادہ خرچ نہ کریں۔

(۳) اگر عمومی وضوخانے میں وضو کر رہے ہیں اور لوگ پیچھے وضو کیلئے موجود ہیں تو پھر ان دعاؤں کو نہ پڑھیں۔

(۴) پے در پے (یعنی ایک عضو دھونے کے فوری بعد دوسرا عضو دھونا) سنت ہے ان دعاؤں کی وجہ سے اتنا ٹھہر ٹھہر کر وضو نہ کریں جس سے یہ سنت چھوٹ جائے۔

(۵) ان دعاؤں کے پڑھنے کی وجہ سے جماعت یا تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو۔

ان دعاؤں کے ماخذ (بدائع الصنائع، ص۱۱۷، ج۱، نور الایضاح، ص۳۳، حاشیہ۸، فصل فی آداب الوضوء، شمائل الکبریٰ ۵/۲۳۱)

تحیۃ الوضو کی فضیلت:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال بتاؤ اسلام لانے کے بعد کون سا بہترین عمل تم نے کیا ہے جس کی وجہ سے میں نے جنت میں تمہارے چپل کی آواز کو اپنے سامنے سنا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے تو ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کی زیادہ امید ہو، البتہ یہ ہے کہ رات دن میں سے

جب بھی میں نے وضو کیا تو اس وضو سے دو رکعت نماز پڑھ لی۔
(بخاری شریف، ص ۱۵۴، ج ۱، کتاب التهجد، حدیث ۱۱۴۹، باب فضل الصلوٰۃ باللیل والنهار)

☆ ایک روایت میں ہے کہ اس کیلئے جنت واجب ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ دو رکعت خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھیں اور اللہ سے مغفرت طلب کی تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ (شمائل کبریٰ ۵/۲۱۷)

سنت اور نوافل کیلئے گھر بہتر ہے:

وضو کرنے کے بعد سنت اور نوافل کا گھر پر پڑھ کر پھر مسجد جانا یہ سنت اور زیادہ باعث ثواب ہے۔ آج کے پُرفتن دور میں فرض کے بعد کی سنتوں اور نوافل کا گھر آکر پڑھنا تو بہت مشکل کام ہے کہ کہیں دوسرے کاموں میں لگ کر سنتیں ہی نہ رہ جائیں اس لئے فقہاء کرام نے بعد کی سنتیں اور نوافل مسجد میں ہی پڑھنے کو ترجیح دی ہے مگر فرض نماز سے پہلے کی سنتوں میں یہ عذر نہیں اس لئے ان کو گھر میں ہی ادا کر کے یہ فضیلت حاصل کرنا چاہیے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "فرض نماز کے علاوہ (نفل) نماز گھر میں افضل ہے۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ نمازیں گھر پر بھی پڑھا کرو اسے قبرستان مت بناؤ۔

☆ نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا نور ہے پس اپنے گھروں کو نور سے منور کرو۔

(ترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ التطوع فی البیت، بخاری، باب صلوٰۃ اللیل، ص ۱۰۱، ج ۱، ابن ماجه، باب ماجاء فی التطوع فی البیت، ص ۹۸، شمائل الکبریٰ ۳۱۵/۵)

بارہ رکعت سنت کا ثواب:

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرض نمازوں) کے پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان بارہ کی تفصیل یہ ہے) ④ ظہر سے پہلے، ② ظہر کے بعد، ② مغرب کے بعد، ② عشاء کے بعد اور ② فجر سے پہلے۔

(ترمذی، ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلہ الخ، ۹۴/۱)

اس حدیث شریف میں بارہ رکعت سنت کی فضیلت بیان کی گئی جو سنت مؤکدہ ہیں ان میں سے یعنی فجر کی ۲ سنتیں اور ظہر کی پہلی ۴ سنتیں آرام سے گھر پر پڑھی جاسکتی ہیں اس لئے ان کو گھر سے ہی پڑھ کر جانا چاہئے تاکہ زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔

فجر اور ظہر کی سنتوں کی تاکید بھی بہت ہے ایک حدیث شریف میں ہے فجر کی ۲ رکعت سنت دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

(ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی رکعتی الفجر، ص ۹۴، ج ۱)

ایک جگہ ارشاد فرمایا ظہر سے پہلے کی ۴ رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے یعنی مسلسل چار پڑھی جائیں ان کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

(ابو داؤد، ص ۱۸۰، ج ۱، کتاب الصلوٰۃ باب الاربع قبل الظہر وبعدھا معارف الحدیث ۳/۳۲۴)

فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کے دو مجرب و منافع بخش عمل:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه۔

☆ نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے پڑھنے والے پر دنیا پست اور ذلیل ہو کر آئے گی۔ (مدارج النبوۃ۔ (دعائے فقر) اسوۂ رسول اکرم ﷺ ص ۵۹۳)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن صبح کی نماز سے قبل تین مرتبہ یہ استغفار پڑھے اس کے گناہ خواہ سمندر کے برابر کیوں نہ ہوں معاف ہو جائیں گے۔ (ابن سنی ص ۶۹، رقم ۸۳، الدعا المسنون ص ۲۶۷)

وضو گھر سے کر کے مسجد جانے کی فضیلت:

☆ نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا جب بندہ اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک خطا

معاف کردی جاتی ہے۔ (بخاری، باب الصلوٰۃ فی مسجد السوق، ص۹، ج۱)

☆ ایک روایت میں ہے گھر سے وضو کر کے جانے والا ایسا ہے گویا وہ نماز میں ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ جو قدم مسجد کی جانب اٹھے اس میں صدقے کا ثواب ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کامل وضو کر کے نماز ہی کے واسطے مسجد آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے جیسے کوئی شخص اپنے غائب کے آنے پر خوش ہوتا ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ جو اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کیلئے نکلتا ہے اس کا ثواب اس حاجی کی مانند ہے جو احرام کی حالت میں ہو۔ (شمائل الکبریٰ ۵/۱۹۶،۱۹۷)

مسجد جاتے ہوئے راستے میں پڑھنے کی دعائیں:

عام نمازوں کیلئے مسجد جاتے ہوئے یہ دعا پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَأَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ۔

(ابن ماجہ باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶ قدیمی، الرقم ۷۷۸)

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کیلئے نہیں نکلا بلکہ آپکی ناراضگی سے بچنے اور آپکی رضا جوئی کیلئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچالیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔

فجر کی نماز کیلئے جاتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً ، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْراً ، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْراً ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْراً ، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْراً ، وَفَوْقِيْ نُوْراً ، وَتَحْتِيْ نُوْراً ، وَاَمَامِيْ نُوْراً ، وَخَلْفِيْ نُوْراً ، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْراً ۔

اے اللہ بنا دیجئے میرے دل میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے کانوں میں نور، میرے دائیں طرف نور، میرے بائیں طرف نور اور میرے اوپر کی جانب نور اور میرے نیچے کی جانب نور، اور میرے آگے کی جانب نور، اور میرے پیچھے کی جانب نور کر دیجئے اور مجھے سراپا نور بنا دیجئے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات ص۹۳۵ ج۲ قدیمی)

جمعے کی نماز کیلئے جاتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو مسجد کے دروازے پر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ اِلَيْكَ ۔

اے اللہ! اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا اور اپنے مقربین میں سب سے زیادہ تقرب والا بنا دیجئے اور سائلین اور راغبین میں مجھے سب سے افضل بنا دیجئے۔

(ابن السنی ص۲۲۷، الرقم ۳۷۴۔ الدعا المسنون ص۲۸۷)

نوٹ: عورتیں کیونکہ مسجد نہیں جاتیں، اس لئے اگر وہ وضو کی جگہ سے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ تک جاتے ہوئے یہ دعائیں پڑھ لیا کریں تو امید ہے کہ ان شاء اللہ اللہ پاک ان کو بھی ان دعاؤں کا اجر عطا فرما دیں گے۔

مردوں کی نماز کا طریقہ

جماعت کی اہمیت:

مردوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز کی تاکید بہت ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''جماعت کی نماز تنہائی کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔''

(بخاری ۱/۸۹ باب فصل فی صلوۃ الجماعۃ)

تحیۃ المسجد:

مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو اور جماعت شروع ہونے میں بھی وقت ہو تو تحیۃ المسجد پڑھ لینا چاہئے حدیث شریف میں ہے: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے''

(بخاری، ص ۶۳، ج ۱، باب اذا دخل احدکم فی المسجد، معارف الحدیث ۳/۱۷۸)

اور اگر اتنا وقت نہ ہو یا مکروہ وقت ہو تو علماء نے لکھا ہے کہ چار مرتبہ تیسرا کلمہ اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرے۔ (عمدۃ الفقہ، ص ۳۰۱، ج ۲ رد المحتار: باب الوتر و النوافل ۵/۱۵۹)

صفوں کی درستگی:

پھر جب جماعت کے لئے مسجد میں داخل ہو گئے اور جماعت کھڑی ہو گئی تو اپنی صفوں کے درست کرنے کا اہتمام کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:۔

''اپنی صفوں کو درست رکھو، اس لئے کہ صفوں کو سیدھا رکھنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے
اور صحیح مسلم میں ہے کہ نماز کی تمامیت میں سے ہے۔''

(بخاری ۱/۱۰۰ باب اقامۃ الصف من تمام الصلوۃ، مسلم باب تسویۃ الصفوف اقامتہا ۱/۱۸۲)

صفوں کو درست کرنے کا طریقہ:

صفوں کو درست کرنے کے طریقے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''صفوں کو برابر رکھو اور کندھے کندھوں کے مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور رخنہ (چھوٹی ہوئی جگہ) بند کرو۔''

(ابوداؤد، ص ۹۷، باب تسویہ الصفوف، رحمانیہ)

صف سیدھی کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کندھے ایک سیدھ میں ہوں اور بیچ میں جگہ باقی نہ رہے اور اگر قدموں کو صفوں کے لئے کھینچی گئی لکیر پر رکھ لیا جائے تو صف بالکل سیدھی ہو جائے۔

کھڑے ہونے کا انداز:

جب صفوں کے درمیان کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کم از کم چار انگلیوں کے بقدر پاؤں کھول کر کھڑے ہوں یعنی اصل یہ ہے کہ پاؤں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھے بالکل پاؤں نہ ملائے اور نہ بہت زیادہ کھولے۔

(فتاویٰ عالمگیر ۱/۸۱ الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ و کیفیتھا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ دونوں پاؤں کے درمیان نہ کشادگی کرتے تھے نہ ایک قدم دوسرے قدم سے ملاتے تھے بلکہ اس کے درمیان رکھتے تھے، نہ بہت قریب کرتے تھے نہ بہت دور کرتے تھے۔

(المغنی لابن قدامہ ۱/۶۹۶ فصل ما یکرہ من حرکۃ البصر فی الصلوۃ،
مصنف عبدالرزاق ۲/۱۷۲، باب التحریک فی الصلوۃ)

نیت: (فرض)

ہر کام کے شروع کرتے وقت اس کام کی نیت کرنا ضروری ہوتا ہے کہ یہ کام وہ کیوں اور کس مقصد سے کر رہا ہے۔ اسی طرح نماز کو شروع کرنے سے پہلے بھی اس کی نیت کرنا ضروری ہے کہ کون سے وقت کی نماز ادا کر رہا ہے۔ وہ نماز فرض ہے یا واجب

ہے یا سنت وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

(بخاری شریف، ص۹، ج۱، باب کیف کان بدوء الوحی)

اصل نیت تو دل کے ارادے کا نام ہے لیکن اگر زبان سے بھی کہہ لے تو نا صرف اچھا ہے بلکہ بہتر ہے۔

قیام: (فرض)

نیت کرنے کے بعد اب نماز کو شروع کرنے کیلئے سیدھا کھڑا ہو کہ قیام فرض ہے۔

تکبیر تحریمہ: (فرض)

دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھانا چاہئے اور کانوں کی لو تک اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی ''لو'' کے برابر آ جائیں (اور اگر دونوں انگوٹھوں سے کان کی لو کو چھو بھی لیں تو یہ بھی صحیح ہے کہ نمازی کو جب ہی کان کی لو کے برابر ہونے کا معلوم ہوگا، جب کہ اس کے انگوٹھے اس کو چھو جائیں گے) اور ہتھیلیاں سیدھی قبلہ رُخ رہیں اور انگلیاں اپنی اصلی حالت پر سیدھی کھڑی رہیں۔ (اس حالت میں اتنی زور سے اللہ اکبر کہے کہ کم از کم اپنے کانوں میں آواز پہنچ جائے اگر تنہائی میں نماز پڑھ رہا ہو) حدیث شریف میں ہے کہ:۔

''جب رسول اللہ ﷺ ''اللہ اکبر'' کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے بالمقابل لے آتے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کی برابر لے آتے۔ (مسلم، ۶۸/۱، جامع الترمذی والمذہب الحنفی ۱/۴۹۳)

ہاتھ باندھنے کا طریقہ: (سنت)

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو ناف کے ذرا نیچے اس طرح باندھے کے سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھے اور انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے گٹے پر حلقہ بنالے اور بقیہ تین انگلیوں کو ہاتھ پر پھیلا لے اس طریقے سے مندرجہ ذیل حدیثوں پر عمل ہوجائے گا۔

☆ حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام بنتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑتے۔ (وقال ترمذی حدیث حسن، ترمذی، ۱/۳۴، باب ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ)

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے کہا کہ دیکھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے قریب کر لئے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھا۔ (سنن النسائی ۱/۱۴۱، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوۃ، سنن ابی داؤد ۱/۱۱۲، باب تفریع استفتاع الصلوۃ)

☆ حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔ (ابو داؤد نسخہ ابن الاعرابی ۲۸۰، بیہقی ۲/۳۱، بذل المجہود ۲/۷۶، ۲، آثار السنن ومصنف ابن ابی شیبہ، وقال قاسم ابن قطلو بغا سندہ جید)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے، فرماتے ہیں کہ پکڑلو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو نماز میں ناف کے نیچے۔ (الطحاوی، ص ۱۱۶، اعلاء السنن، ص ۱۸۲، ج ۳)

قرأت سے پہلے پڑھنے کی دعا: (سنت)

ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء آہستہ آواز کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو یوں پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(ابوداؤد، باب من رای الاستفتاح بسبحانك، ص ۱۲۰، ج ۱)

عموماً نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء یعنی "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھی جاتی ہے۔ نفل نمازوں میں اگر یہ دعا بھی پڑھ لی جائے تو اچھا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔

ترجمہ: اللہ بڑا ہے، سب سے بڑا اور تعریف اللہ کی ہے بہت زیادہ، اور ہم صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(مسلم، باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقرأۃ، ص ۲۲۰، ج ۱، قدیمی)

تعوذ پڑھنا: (سنت)

ثناء کے بعد اب کیونکہ قرأت شروع کرنی ہے، اس لئے تعوذ یعنی ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' پڑھنا چاہئے۔ قرآن کریم میں ہے اور جب آپ قرآن پڑھیں تو اللہ کی پناہ مانگئے ''الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' کے شر سے یعنی ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' پڑھئے۔ (سورۃ النحل، پ ۱۴، آیت ۹۸، بدائع الصنائع ۱/۵۰۱)

تسمیہ کا آہستہ پڑھنا: (سنت)

ثناء اور تعوذ کے بعد تسمیہ (یعنی ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'') آہستہ پڑھنا چاہئے۔

حضرت نعیم بن ملجم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھی پھر سورۂ فاتحہ۔

(نسائی، باب قرأۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ص ۱۴۴، ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو بھی ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھتے نہیں سنا۔ (یعنی انہوں نے آہستہ پڑھی) (بخاری شریف، ۱/۱۰۳، مسلم شریف، باب حجۃ من قال لا یجہر بالبسملۃ، ص ۱۷۲، ج ۱)

سورۂ فاتحہ سے قرأت کی ابتداء: (واجب)

نماز میں مطلقاً قرأت (تلاوت) کا کرنا فرض ہے، چاہے وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور

سورت یا آیت قرآن کریم کی اس آیت شریفہ کی وجہ سے

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط

(سورۃ المزمل، آیت ۲۰)

آپ اتنا قرآن پڑھ لیا کریں جتنا آسان لگے۔

اور فاتحہ اور سورت کا پڑھنا واجب ہے احادیث کی رو سے، اس لئے ثناء، تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کی جائے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے اللہ اکبر سے اور قرأت شروع کرتے تھے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے۔

(مسلم، باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتح بہ ویختم بہ، ۱۹۴/۱)

آمین آہستہ آواز میں کہنا چاہئے: (سنت)

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ آواز سے آمین کہیں، امام بھی اور مقتدی بھی حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" اور پھر کہا، "آمین" اور آمین کی آواز کو پست کیا۔ (ترمذی، ۳۴/۱، باب ما جاء التامین، وقال حاکم سندہٗ صحیح)

سورۂ فاتحہ کے بعد قرأت کہاں سے کرے: (واجب)

سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی بھی جگہ سے قرآن پاک کی تلاوت کم از کم ایک بڑی آیت کے بقدر یا تین چھوٹی آیتوں کے بقدر کرے۔ قرآن پاک میں ہے:

"آپ اتنا قرآن پڑھ لیا کریں جتنا آسان لگے۔" (سورۂ مزمل، آیت ۲۰، پ ۲۹)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو، پھر تکبیر کہو، پھر قرأت کرو، اُمّ القرآن (سورۂ فاتحہ) کی اور جہاں سے چاہے قرأت کرو۔ (ابو داؤد، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، ۱۴۱/۱، اعلاء السنن، ۲۱۸/۳)

امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہیں کرے گا:

جب امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو مقتدی نہ سورۂ فاتحہ پڑھے گا اور نہ کوئی سورت بلکہ خاموش رہے گا کیونکہ قرآن پاک میں ہے:

''جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (سورۂ الاعراف، آیت ۲۰۴، پ۹)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر نیت باندھے تو تم لوگ بھی اسی طرح نیت باندھ لو اور جب وہ قرأت شروع کرے تو تم لوگ چپ رہو اور جب وہ ''وَلَا الضَّآلِّیۡنَ'' کہے تو تم لوگ آمین کہو۔

(مسند احمد، مسند ابوھریرۃ ۱/۱۰۵، مسلم باب ائتمام الماموم للامام، قال امام مسلم، ھو عندی صحیح، ۱/۱۷۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لئے امام ہو پس امام کی قرأت اس کی (یعنی مقتدی کی بھی) قرأت ہے۔ (مسند احمد، ص ۳۳۹، ج ۳)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں کسی قسم کی قرأت نہیں ہے۔ (مسلم، باب سجود التلاوۃ، ص ۲۱۵، ج ۱)

رکوع: (فرض)

قرأت سے فارغ ہو کر تکبیر یعنی ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور رکوع اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں، ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ ہوں، سر، پیٹھ اور سرین برابر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو اور پیر کی پنڈلیاں سیدھی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرے تو پشت اتنی برابر ہوتی کہ اگر پانی بہایا جاتا تو وہ بھی ٹھہر جاتا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، اعلاء السنن ۳/۱۱، نماز مدلل ۱۳۹)

ایک روایت میں ہے: جب رکوع کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھو

اور انگلیاں کشادہ رکھو۔ (ابو داؤد ۱/۵۴۹، اعلاء السنن ۳/۷، نماز مدلل، ص ۱۳۹)

رکوع میں کیا پڑھا جائے: (سنت)

رکوع میں کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پڑھا جائے اور زیادہ کی کوئی مقدار نہیں۔

حدیث شریف میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' تین بار کہے اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔

(ابو داؤد ۱/۱۳۶، ترمذی، باب فی التسبیح فی رکوع والسجود، ص ۱/۳۵)

رکوع کی حالت میں یہ دعا پڑھنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ۔

(مسلم، باب صلوٰۃ النبی ﷺ ودعائیہ باللیل ۱/۲۶۳، الرقم: ۱۸۴۸)

ترجمہ: یا اللہ! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کے آگے اپنے آپ کو جھکایا، آپ کے سامنے میری سماعت، میری بینائی، میری ہڈی، میرا گودا اور میرے پٹھے سب کچھ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

قومہ: (واجب)

رکوع کرنے کے بعد ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہتا ہوا اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہو جائے اگر امام ہو تو صرف اتنا ہی کہے اور اگر مقتدی ہو تو صرف ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہے اور اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو پھر دونوں الفاظ کہے۔

حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام کہے: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' تو تم کہو: ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ''

(بخاری، باب ما یقول الامام ومن خلفه ۱/۱۱۱)

رکوع سے کھڑے ہوکر یہ دعائیں بھی ثابت ہیں:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

(بخاری، باب فضل الھم ربنا لك الحمد، ص۱۰۹، ج۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لئے تعریف ہے، ایسی تعریف جو کثیر بھی ہے، پاکیزہ بھی اور برکت والی بھی۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(صحیح مسلم، باب مایقول اذا رفع رأسه من الركوع، ص۱۹۰، ج۱)

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لئے اتنی تعریف ہے، جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو آپ کی مشیت میں ہے، اے تعریف اور بزرگی کے مالک! بندہ جو کچھ کہہ سکتا ہے، اور ہم سب آپ کے بندے ہیں، اس میں سب سے سچی بات یہ ہے کہ اے اللہ! جو کچھ آپ عطا کریں، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں، کسی صاحب نصیب کو آپ کے (فیصلے کے) خلاف اس کا نصیب فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

سجدہ: (فرض)

اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے، سجدے میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی اور سجدے سے اٹھنے میں اس کا الٹ کرے اور تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى'' پڑھیں۔

حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ (۱) پیشانی، (۲، ۳) دونوں ہاتھوں، (۴، ۵) دونوں گھٹنوں اور (۶، ۷) دونوں قدموں کے کناروں پر، اور نہ سمیٹیں ہم کپڑوں اور بالوں کو۔ (بخاری ص ۱۱۲، ج ۱، مسلم، باب اعضاء السجود، ص ۱۹۳، ج ۱)

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی وضع الیدین قبل الرکبتین فی السجود، ۱/۱۶)

سجدہ میں کیا پڑھا جائے: (سنت)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سجدہ کرو تو کہو "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ، اب سجدہ مکمل ہوگیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ (ترمذی ۱/۶۰، باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود)

سجدے کی حالت میں یہ دعائیں پڑھنا بھی ثابت ہیں:

* اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

(صحیح مسلم، صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۲۶۳)

ترجمہ: یا اللہ! آپ ہی کو سجدہ کرتا ہوں، آپ ہی پر ایمان لاتا ہوں، آپ ہی کے آگے جھکتا ہوں، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کی صورت بنائی، اور اس میں کان اور آنکھ کے شگاف پیدا کئے، اللہ تعالیٰ جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے، بہت برکت والا ہے۔

* اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ

اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(مسلم، باب مایقال فی الرکوع والسجود، ص ۱۹۲، ج ۱)

ترجمہ: یااللہ! میں آپ کی ناراضی سے آپ کی خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں اور آپ کے عذاب سے آپ کی معافی کی پناہ، اور آپ (کے قہر) سے آپ ہی کی پناہ مانگتا ہوں، میں آپ کی تعریف (کے پہلوؤں) کا شمار نہیں کرسکتا، آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے اپنی صفت بیان فرمائی ہے۔

✷ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَ عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

(مسلم، باب مایقال فی الرکوع والسجود، ص ۱۹۱، ج ۱)

ترجمہ: یااللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادیجئے، وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، اوّل ہوں یا آخر، علانیہ ہوں یا خفیہ۔

✷ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ (مسلم، باب الادعیہ، ص ۳۵۰، ج ۲)

ترجمہ: یااللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا کر اور اسے پاک کردے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے۔

سجدہ کھل کر اور کہنیوں کو زمین سے اٹھا کر کرے: (سنت)

سجدہ کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سجدہ خوب کھل کر کرے اور کہنیوں کو زمین پر نہ بچھائے کہ اس کی ممانعت ہے بلکہ کہنیوں کو کھڑا رکھے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو اور کہنیوں کو اوپر اٹھاؤ۔ (مسلم، باب الاعتدال فی السجود، ص ۱۹۴، ج ۱)

☆ حضرت اُمّ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بھیڑ کا چھوٹا بچہ اگر درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ (مسلم، باب الاعتدال فی السجود، ص ۱۹۴، ج ۱)

☆ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھتے یہاں تک کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔(دورانِ جماعت اس بات کا خیال رہے کہ ہاتھ اتنا کھولیں کے برابر والے نمازی کو تکلیف نہ ہو) (بخاری، باب یبدی ضبعیه ویجافی فی السجود، ص ۱۱۲، ج ۱)

سجدہ کے دوران ہتھیلیوں کو کہاں رکھیں: (سنت)

سجدہ کے دوران ہتھیلیوں کو پیشانی کے برابر رکھنا چاہئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔

(بخاری شریف، باب المرأة تطرح عن المصلی شیئًا من الاذی، ص ۷۴، ج ۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے اسے چاہئے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی وہیں زمین پر رکھے جہاں پیشانی رکھی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، باب السجود وفضله، ص ۸۴)

سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا رُخ کس طرف ہو: (سنت)

سجدہ کی حالت میں پاؤں کی انگلیوں کا رُخ ممکنہ حد تک قبلہ رُخ رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔

(بخاری شریف، باب سنت الجلوس فی التشهد، ۱/۱۱۴)

پہلے سجدہ سے کیسے اٹھا جائے: (سنت)

پہلے سجدہ سے فراغت کے بعد پہلے اپنی پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر اطمینان کے ساتھ اس طرح بیٹھے کہ دایاں پاؤں کھڑا رہے اور بائیں پیر کو بچھا کر اسی پر بیٹھ جائے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اس طور پر کہ انگلیاں کھلی ہوں اور قبلہ رُخ ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں بچھا دیتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے۔

(مسلم، باب ما یجمع صفة الصلوٰة وما یفتتح به ویختم به، ص ۱۹۴، ج ۱)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہتھیلی ران پر رکھتے تھے اور سب انگلیوں کو بند کر کے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔ (موطا امام محمد، باب العبث بالحصیٰ فی الصلوٰۃ وما یکرہ من تسویتہ، مکتبہ میزان، ص ۱۰۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی سنت میں سے ہے کہ تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کرے اور اس کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھے۔

(نسائی، باب کیف الجلوس للتشھد، ص ۱۷۳، ج ۱)

دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا: (سنت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت کی نعمت سے نواز، مجھے معاف فرمادے، میری روزی کی کفالت فرمادے۔

(ابوداؤد، باب الدعاء بین السجدتین، ص ۳۱۶، ج ۱، اعلاء السنن، ص ۴۵، ج ۳)

اس کے بعد دوسرا سجدہ ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے پہلے سجدہ کی طرح کرے اور اس کے بعد سیدھا دوسری رکعت کی طرف کھڑا ہوجائے اور اس کو بھی پہلی رکعت کی طرح مکمل کرے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھے نہیں۔

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ میں جاتے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے اور پھر گھٹنے۔ (ابوداؤد، باب کیف یضع رکبتین قبل یدیہ، ص ۱۲۲، ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے قدموں کے کنارے پر کھڑے ہوجاتے تھے یعنی بیٹھتے نہیں تھے۔

(ترمذی، باب کیف النھوض من السجود، ص ۳۸، ج ۱)

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ: (سنت)

قعدہ اولیٰ قعدہ آخیرہ دونوں میں بیٹھنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ وہی ہے جو کہ پیچھے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بتادیا گیا تھا یعنی دایاں پیر کھڑا رہے اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھا جائے ماقبل میں ذکر کردہ حدیث عائشہ میں التحیات کا ایک عمومی طریقہ بیان کیا گیا ہے جو جلسہ اور التحیات دونوں کو شامل ہے۔

تشہد: (واجب)

دوسری رکعت کے دونوں سجدے کرنے کے بعد قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔

التحیات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یہ پڑھے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (ابوداؤد، باب التشهد، ص ۱۵۸، ج ۱)

ترجمہ: ساری حمد وثناء اور نمازیں اور تمام پاکیزہ چیزیں اللہ کے لئے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں ہوں اور برکتیں ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تشہد سے انگلی کا اشارہ: (سنت)

دوران التحیات ''لَآ اِلٰهَ'' پر پہنچے تو انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنا کر اور چھوٹی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر کے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے اور ''اِلَّا اللهُ''

پڑھتے وقت جھکا دے۔

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنایا اور اس انگلی کو اٹھایا جو ان دونوں سے ملی ہوئی تھی (یعنی شہادت کی انگلی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے، اس سے تشہد میں۔

(ابن ماجہ، باب الاشارۃ فی التشہد، ص ۶۵)

قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زائد نہیں: (واجب)

قعدہ اولیٰ میں جب التحیات پڑھ کر فارغ ہو جائے تو فوراً کھڑا ہو جائے اور درود شریف اور دعا پڑھنے کے لئے نہ رُکے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، نماز کے بیچ میں اور نماز کے آخر میں پس جب نماز کے بیچ میں ہوتے تو تشہد کے بعد کھڑے ہو جاتے اور جب نماز کے آخر میں ہوتے تو اپنے لئے جو چاہتے دعا کرتے۔

(مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ص ۵۰۹، ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تھے (یعنی قعدہ اولیٰ فرماتے تھے) تو آپ اتنی جلدی کرتے تھے، جیسے کہ آپ تپتے پتھروں پر بیٹھے ہوں یہاں تک کہ تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(جامع ترمذی، ص ۱/۳۶۶، ج ۱، اعلاء السنن،
باب ترک الزیادۃ علی التشہد فی القعدۃ الاولیٰ، ۳/۱۳۰)

تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے: (سنت)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورتیں (یعنی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورہ) پڑھتے تھے اور بعد کی رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(بخاری، باب یقرأ فی الأخریین بفاتحۃ الکتاب، ص ۱۰۷، ج ۱، اعلاء السنن، ص ۱۳۲، ج ۳)

آخری رکعت میں قعدہ اخیرہ: (فرض)

آخری رکعت میں قعدہ کرنا فرض ہے۔اور تشہد یعنی التحیات کا پڑھنا واجب ہے۔اور درود شریف ودعاؤں کا پڑھنا سنت ہے۔

درود ودعا: (سنت)

آخری رکعت میں قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جائے کہ یہ درود شریف آپ ﷺ نے خود صحابہ کو سکھایا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

(ابو داؤد، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، ۱۲۷، ج۱)

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آلِ محمد پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر بے شک آپ قابل تعریف ہیں اور بزرگی والے ہیں۔اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک آپ قابل تعریف اور بزرگی والے ہیں۔

دعا:

اس کے بعد یہ دعا پڑھے جو حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

(بخاری، باب الدعاء قبل السلام، ص ۱۱۵، ج۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور آپ کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ پس آپ ہی میری مغفرت فرمادیں ایسی مغفرت جو محض آپ کے فضل سے ہو اور مجھ پر رحم فرما، بے شک آپ بہت بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں۔

ایک مجرب عمل و دعا اولاد کی اصلاح کے لئے:

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آپ کی اولاد اتنی نیک کیسے ہے؟ کوئی وظیفہ ہے؟ فرمایا: (۱) ہمیشہ حلال کھلایا، (۲) ہر نماز میں

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (سورۃ ابراھیم)

ترجمہ: یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنادیجئے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمائیے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرمالیجئے۔

کے بعد یہ دعا یقین کے ساتھ پڑھی۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (سورۃ الفرقان)

ترجمہ: اور جو دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادیجئے۔

سلام اور خاتمہ: (واجب)

دعا پڑھنے کے بعد سلام پھیر لے، پہلے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب اور اس میں چہرے کو اتنا پھیرے کے پیچھے والے کو گال کی سفیدی نظر آنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں یوں سلام پھیرتے کہ

حضور ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (ترمذی، باب فی السلا، ص ۳۹، ج ۱)

سلام پھیرتے وقت کیا نیت کرے:

یعنی جب امام اور مقتدی سلام پھیریں تو کیا نیت کریں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں، ہم آپس میں محبت رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (مشکوۃ المصابیح، باب الدعاء فی التشھد الفضل الثالث، ص ۸۸)

فرض نماز کے بعد (سر پر ہاتھ رکھ کر یہ) یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّى الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

(معجم الاوسط طبرانی، حصن حصین المنزل الثالث)

پھر ایک بار ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور تین بار ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' کہے اور یہ دعا پڑھے:

(معجم الاوسط طبرانی، الرقم ۳۱۷۸)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(صحیح بخاری، بعد الذکر بعد الصلوۃ، ۱/۱۱۶)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنا چاہئے:

فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کا اہتمام کرنا چاہئے کہ یہ بہت قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کون سی دعا سب سے زیادہ سنی اور قبول کی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخیر میں اور فرض نماز کے بعد۔ (ترمذی، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، ص ۱۸۷، ج ۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ص ۱۷۳، ج ۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز دو رکعت ہے، تشہد پڑھنا ہے ہر دو رکعت میں اور عاجزی و انکساری کرنا ہے اور مسکینی ظاہر کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پروردگار کی جانب اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کی نماز ایسی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ (ترمذی، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوٰۃ، ص ۸۷، ج ۱)

دعا مانگنے کا طریقہ:

دعا مانگنے کے بھی آداب ہیں کہ باادب طریقے سے انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار حیادار اور کریم ہے، اسے شرم آتی ہے کہ اس کا بندہ جب اس کی جانب اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے تو وہ انہیں خالی لوٹا دے۔ (ابو داؤد، باب الدعاء، ص ۲۲۵، ج ۱)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے بالمقابل یا اس کے آس پاس تک اٹھاؤ۔ (ابو داؤد، باب الدعاء، ص ۲۲۵، ج ۱)

دعا مانگنے کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا:

دعا مانگنے کے بعد ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ جب دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تو انہیں گرانے سے پہلے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

(ترمذی، باب ما جاء فی رفع الایدی عند الدعاء، ص ۱۷۴، ج ۲)

عورتوں کی نماز کا طریقہ

عورت اور مرد کی جسمانی ساخت میں اللہ نے فرق رکھا ہے، اسی طرح ان کے احکامات میں بھی فرق رکھا ہے اور احکامات کی طرح نماز میں بھی اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے احکامات کو مختلف کردیا ہے۔ چنانچہ مرد کے لئے نماز کا وہ طریقہ ارشاد فرمایا جس میں مرد خوب کھل کر اور ہر ہر رکن کو بہتر انداز سے کرسکے، بخلاف عورتوں کے ان کے طریقہ نماز میں وہ طریقہ ارشاد فرمایا گیا جس میں ستر زیادہ تھا کیوں کہ عورت کے معنی ہی چھپانے والی چیز کے ہیں۔ اس لئے عورت کی مناسبت سے احکام بھی وہ ہی ارشاد فرمائے۔

عورت اپنے آپ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے:

چنانچہ جب کوئی عورت نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے اپنے آپ کو خوب اچھی طرح ڈھانپ لے، یہاں تک صرف چہرے، ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے علاوہ کچھ اور جسم کا حصہ نظر نہ آئے ورنہ نماز قبول نہ ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔ (ترمذی، ۱/۸۶، ابوداؤد، باب المرأة تصلی بغیر خمار، ۱/۹۴)

نماز شروع کرنے کا طریقہ:

جب نماز شروع کرنے لگے تو نیت کرتے ہوئے اپنے ہاتھ صرف کندھوں تک اور وہ بھی چادر میں رکھتے ہوئے اٹھائے اور ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے نیت باندھ لے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر اٹھائے۔

(باب الرقم ۵، معجم الکبیر للطبرانی، ۹/۱۴۴ الرقم ۱۷۴۹۷، نماز اہل سنت ص ۱۰۶)

عورت ہاتھ کہاں باندھے:

عورت کے ہاتھ سینے پر باندھنے کے بارے میں اجماع ہے کیوں کہ اس میں زیادہ ستر ہے۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ باندھنے کا طریقہ عورتوں کے حق میں تو تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کے لئے سنت سینے پر ہاتھ باندھنا ہے۔

(السعایہ، ص۱۵۶، ج۲)

عورت کے رکوع کا طریقہ:

جب عورت رکوع کرے تو کسی قدر جھکے، گھٹنوں کو مضبوطی سے نہ پکڑے، اپنی انگلیوں کو کشادہ نہ کرے، البتہ ہاتھوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں پر رکھے، گھٹنوں کو قدرے ٹیڑھا کرے اور اپنے بازو جسم سے دور نہ رکھے۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۷۴/۱)

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت سمٹ کر رکوع کرے گی، اپنے ہاتھوں کو اپنے پیٹ کی طرف ملائے گی، جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ جائے۔

(مصنف عبدالرزاق، ۵۰/۳، فتاویٰ بنوری ٹاؤن، نمبر: ۱۴۴۰۱۰۲۰۰۹۷۲)

عورت کے سجدہ کرنے کا طریقہ:

جب عورت سجدہ کرے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اپنے جسم کو زمین سے ملا لے اور دونوں رانوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر دائیں طرف پاؤں نکال دے اور اپنی کہنیوں کو بالکل زمین سے ملا دے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا (حکم سجدے کی حالت میں) مرد کی طرح نہیں۔"

(مراسیل ابی داؤد، ص۲۸، ج۱، بیہقی، ص۲۲۳، ج۲
باب مایستحب للمراۃ، نماز اھل سنت والجماعۃ ص۱۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت نماز

میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران سے چپکا لے، اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ ہوجائے۔

(کنز العمال، صلاۃ المرأۃ من الاکمال، حدیث نمبر: ۲۰۲۰۳۰، ص۵۴۹، ج۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر سجدہ کریں۔)

(السنن الکبری للبیہقی ۲۲۳، ۲/۲۲۲ باب مایستحب للمراۃ، نماز اہل سنت والجماعۃ ۱۰۷)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں سے چپکا لے اور اپنی سرین کو اوپر نہ اٹھائے اور اعضاء کو اس طرح دور نہ رکھے جیسے مرد دور رکھتے ہیں۔ (مصنف بن ابی شیبہ، الجزء الاوّل باب الرقم ۴۳، المرأۃ کیف تکون فی سجودھا رقم الحدیث ۲، ص ۲۷۰، ج ۱، بیہقی، ص ۲۲۳، ج ۲)

غرض یہ ہے کہ اپنے تمام کاموں میں عورت اس طریقہ کو اختیار کرے جس میں اعضاء میں کم سے کم حرکت ہو اور ان کا پردہ باقی رہے۔ مردوں کی طرح کھلم کھلا اپنے اعضاء کو ظاہر کر کے اور واضح کر کے نماز نہ پڑھے۔ **(واللہ اعلم بالصواب)**

ضروری وضاحت

گذشتہ صفحات میں فرض، واجب، سنت وغیرہ کا ذکر ہر رکن کے ساتھ کر دیا گیا ہے لیکن ذیل میں فرائض واجبات کو الگ الگ بھی نمبروار ذکر کیا جا رہا ہے (کیونکہ بعض فرائض، واجبات اور سنن وغیرہ سرخی کے تحت نہیں آسکے تھے بلکہ عبارات کے ذیل میں ہی آگئے تھے) تاکہ فرائض واجبات کو یاد کرنے اور ان کے حکم پر عمل کرنے میں آسانی ہو۔

نماز کے فرائض:

(۱) نیت کا ہونا۔ مثلاً ظہر کے فرض پڑھ رہا ہوں۔

(۲) تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۳) تکبیر تحریمہ کھڑے ہونے کی حالت میں کہنا۔ (بعض لوگ ایسے وقت میں آتے ہیں کہ امام رکوع میں جا چکا ہوتا ہے وہ جلدی کی وجہ سے رکوع کے قریب ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے ہیں، ایسی صورت میں نماز درست نہ ہوگی)

(۴) تکبیر تحریمہ اتنی بلند آواز سے کہنا کہ اپنے کانوں کو سنائی دے۔

(۵) قیام کرنا

(۶) رکوع کرنا

(۷) سجدہ کرنا

(۸) قرأت کرنا

(۹) ''التحیات'' کی مقدار قعدۂ اخیرہ کرنا۔

نماز کے واجبات:

(۱) سورۂ فاتحہ کا پڑھنا
(۲) سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت کا ملانا یا تین چھوٹی آیات پڑھنا
(۳) فرائض کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت کا پڑھنا
(۴) واجب، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت کا پڑھنا
(۵) سورۂ فاتحہ کو سورت پر مقدم کرنا
(۶) سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں کا رکھنا
(۷) ہر رکعت کے دو سجدے اسی رکعت میں ادا کرنا
(۸) ہر عمل کو سکون کے ساتھ ادا کرنا
(۹) قعدۂ اوّل میں بیٹھنا
(۱۰) قعدۂ اوّل میں تشہد (التحیات) پڑھنا
(۱۱) قعدۂ اخیرہ میں تشہد (التحیات) پڑھنا
(۱۲) دوسری رکعت میں (التحیات) کے بعد تیسری رکعت کے لئے بلا تاخیر کھڑے ہو جانا
(۱۳) لفظ ''السلام علیکم'' کے ساتھ نماز سے نکلنا
(۱۴) ظہر اور عصر میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا
(۱۵) مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا
(۱۶) فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعت میں زور سے قرأت کرنا

سجدۂ سہو:

کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر یعنی دیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کر دینے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے اور اس سے بھول کی

تلافی ہوجاتی ہے، اگر قصداً ایسا کرے تو سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز دہرانا لازم ہوگا اور اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے نہ ہوگی (بلکہ دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی)

طریقہ سجدۂ سہو:

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں ''عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' تک ''اَلتَّحِیَّاتُ'' پڑھ کر داہنی طرف کو سلام پھیر کر دو سجدے کرے، ہر مرتبہ سجدہ کو جاتے ہوئے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے، اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائے اور دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھے، پھر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

قیام کی سنتیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا
(۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا
(۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ اگر امام کی تکبیر تحریمہ سے پہلے ختم ہوگئی تو اقتداء صحیح نہ ہوگی
(۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا
(۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا
(۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا
(۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا
(۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے (کلائی) کو پکڑنا
(۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا
(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا
(۱۱) ثناء پڑھنا

قرأت کی سنتیں:

(۱) تعوذ یعنی ''اَعُوْذُ بِاللّٰه'' پڑھنا۔

(۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰه'' پڑھنا۔

(۳) چپکے سے (آہستہ) ''آمین'' کہنا

(۴) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا

(۵) ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا

(۶) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف ''سورۃ الفاتحہ'' کا پڑھنا

رکوع کی سنتیں:

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا

(۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا

(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ (کھلا) رکھنا

(۴) پیٹھ کو بچھا دینا

(۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا

(۶) سر اور سرین کو برابر رکھنا

(۷) رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' پڑھنا

(۸) رکوع سے اٹھنے میں امام کو ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' باآوازِ بلند کہنا اور مقتدی کو ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

سجدہ کی سنتیں:

(۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا

(۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا

(۳) پھر دنوں ہاتھوں کو رکھنا

(۴) پھر ناک رکھنا

(۵) پھر پیشانی رکھنا

(۶) سجدہ میں سر، دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا

(۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا

(۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا

(۹) سجدہ میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' پڑھنا

(۱۰) سجدے سے اٹھنے کی تکبیر کہنا

(۱۱) سجدہ سے اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اٹھانا

(۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا

قعدہ کی سنتیں:

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا

(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا

(۳) تشہد میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ'' پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور ''اِلَّا اللّٰهُ'' پر جھکا دینا

(۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا

(۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا

نماز کے آداب:

(۱) اگر چادر اوڑھے ہوئے ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لئے مردوں کا چادر سے ہاتھ نکالنا

(۲) کھڑے ہونے کی حالت میں سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا

(۳) رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھنا

(۴) سجدے کی حالت میں ناک کے بانسے پر نظر رکھنا

(۵) بیٹھنے کی حالت میں گود میں نظر رکھنا

(۶) سلام کہتے وقت دائیں، بائیں کندھوں پر نظر رکھنا

(۷) جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا

(۸) جمائی کو روکنا

(۹) فرض نماز کے بعد (سر پر ہاتھ رکھ کر یہ) یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔
اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔

(معجم الاوسط طبرانی، حصن حصین المنزل الثالث)

(۱۰) پھر ایک بار ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور تین بار ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ'' کہے اور یہ دعا پڑھے: (معجم الاوسط طبرانی، الرقم ۳۱۷۸)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ
تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(صحیح بخاری، بعد الذکر بعد الصلوۃ، ۱/۱۱۶)

(۱۱) نماز وتر پڑھ کر (تین مرتبہ) یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ۔

تیسری بار با آوازِ بلند کہے اور ''قُدُّوْسِ'' کی واؤ کو خوب کھینچے۔

(ابوداؤد، باب فی الدعا، بعد الوتر ۱/۲۱۲)

دُعاؤں کا حِصار

پریشانیوں، تکلیفوں، ظالموں کے ظلم اپنوں اور غیروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں سے بچنے کے لئے دعاؤں کا حصار قائم کیجئے۔

قیمت -/40 روپے

مُفتی محمد ثناء الرحمن

جامع مسجد اسلامیہ طلحہ ٹاؤن، بلاک N، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

0334-3595001
0333-2173256

ماہ رمضان المبارک کا خصوصی تحفہ

خلاصۂ مضامین قرآن کریم

قیمت: -/350 روپے

مفتی ثناء الرحمن

تراویح کے دوران پڑھے جانے والے قرآن کریم کو سمجھنے کا شوق
رکھنے والوں کے لئے بیش بہا نعمت

جسکے ذریعے اللہ کے پیغام اور اللہ کے کلام کو
مختصر وقت میں سمجھنا آسان

قرآن کریم کے بابرکت مضامین کی ایک جھلک

ناشر مکتبہ دار الخلیل
0333-2173256
0334-3595001